لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ **خدیجہ** جرمنی

مدیرہ:- صفیہ چیمہ

جلد نمبر 10 — نگران:-صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی ماہ-شہادت- 1384ھش، بمطابق مئی 2007ء معاونت:-صبیحہ نفیس-نرگس ظفر-نصرت ظفر — شمارہ نمبر 5

القرآن الحکیم

"وَ اَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَ لٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ عَزِيۡزٌ" حَكِيۡمٌ ۝ (انفال. ۶۴)

اوراس نے ان کے دلوں کوآپس میں باندھ دیا۔ اگرتووہ سب کچھ خرچ کردیتا جوزمین میں ہے تب بھی توان کے دلوں کوآپس میں باندھ نہیں سکتا تھا۔لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان کے دلوں کو باہم باندھا۔وہ یقیناً کامل غلبہ والا(اور)حکمت والا ہے۔

حدیث النبوی ﷺ

وَ عَلَيۡكُمۡ بِالطَّاعَةِ وَاِنۡ عَبۡدًا حَبۡشِيًّا عَضُّوۡا عَلَيۡهَا بِالنَّوَاجِذِ فَاِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُ كَالۡجُمَلِ الۡاُنُفِ حَيۡثُمَا اُنۡقِيۡدَ اِنۡقَادَ

(حدیقة الصالحین حدیث نمبر ۶۳۸)

اورتم اطاعت کواپنا شعار بناؤ خواہ حبشی غلام ہی تمہارا امیر مقرر کردیا جائے۔اس دین کومضبوطی سے پکڑو۔مومن کی مثال نکیل والے غلام کی سی ہے۔جدھر اسے لے جاؤ وہ چل پڑتا ہے اوراطاعت کا عادی ہوتا ہے۔

قدرتِ ثانیہ

ضرورت و اھمیت اور برکات

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اِس مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادت القرآن ص ۵۸)

خوف کا امن سے بدلنا

حضرت بانیِ سلسلہ احمدیہ اس موقع پر خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں!

"جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں، تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔"

(الوصیّت ص ۴)

"ایک مضبوط کڑا آپ کے ھاتھ میں ھے جس کا ٹوٹنا ممکن نھیں"

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"یاد رکھیں کہ دینی اور روحانی نظام چونکہ اللہ کی طرف سے اس کے رسولوں کے ذریعہ اس دنیا میں قائم ہوتے ہیں اس لئے بہرحال انہی اصولوں کے مطابق چلنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور نبی کے ذریعہ، انبیاء کے ذریعہ پہنچے اور اسلام میں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ یہ نظام ہم تک پہنچا۔اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے چمٹے رہو۔کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں"۔

(خطاب ۲۲ اگست ۲۰۰۳ء)

15ویں صدی میں کیا ہونے والا ہے!

اقتباس از خطاب حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ...بتاریخ ۹ نومبر ۱۹۸۰ء

"اب میں بتاتا ہوں کہ کیا ہونے والا ہے اس پندرہویں صدی میں۔اسلام کا دشمن بُت پرست۔میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وحدانیت کے علم تلے پناہ لیگا میری روحانی نگاہ دیکھ رہی ہے کہ خود پجاری کے ہاتھوں سے بتوں کو توڑ دیا جائے گا۔اور وہ کروڑوں سینے جن میں شرک کی ظلمات بھری ہوئی ہیں وہ شرک سے خالی ہو کر خدا اور محمدؐ کے نور سے بھر جائیں گے۔ہتھیاروں کی ہمیں ضرورت نہیں نہ اسلام کو ضرورت ہے اسلام اپنے نور کے ساتھ، اسلام اپنے حُسن کے ساتھ، اسلام اپنی قوتِ احسان کے ساتھ ان دلوں کو جیتے گا خدا اور محمد ﷺ کے لئے۔انسانوں میں سے مُردوں کی پرستش کرنے والے، قبروں پر سجدہ کرنے والے، قبروں پر جاتے تو رہیں گے مگر لینے کیلئے نہیں دینے کے لئے جائیں گے۔مانگنے کے لئے نہیں، ان کیلئے دعائیں کرنے کے لئے جائیں گے کہ خدا انہوں نے اپنی زندگیوں میں تیرے بندوں کی خدمت کی تھی تُو ان پر رحم کر اور اب ان کے درجات کو بلند کر۔اس یقین کے ساتھ وہاں جائیں گے کہ قبر والا ایک ذرّہ بھر بھی ہماری خدمت نہیں کر سکتا، صرف ایک ہی دروازہ ہے ہمارے لئے ربِّ کریم کا جسے جب بھی کھٹکھٹایا جائے نعمتوں کے انبار انسان کو مل جاتے ہیں۔سنبھالے نہیں جاتے۔پیروں کی پرستش کرنے والوں اور انسان کو خدا بنانے والوں کا زمانہ پندرہویں صدی میں ختم ہو جائے گا۔انسان، انسان کی عظمت انسانی مساوات میں پائے گا۔تثلیث نے جس شِدّت سے ہماری فضا کو تثلیث تثلیث کی صَوتی لہروں سے معمور کیا تھا اس سے کہیں زیادہ شِدّت کے ساتھ اَحَد اَحَد کی آواز گونجنے لگے گی۔ان آوازوں کو خاموش کرنے کے لئے تو ایک بلالؓ کافی ہے اور خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ہزاروں لاکھوں ایسے سینے دے گا جن سینوں میں بلالؓ کے دل دھڑک رہے ہوں گے، انشاء اللہ۔طاقتور قوموں میں سے وہ قومیں بھی ہیں جو اس امید پر زندگی گزار رہی ہیں کہ اس دنیا سے خدا کے نام اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں۔خدا تعالیٰ پندرہویں صدی میں ایسی طاقتوں کی اس ذہنیت کو مٹا دے گا۔اگر انہوں نے خود اپنے ہی ہاتھ سے اپنی موت کا سامان پیدا نہ کئے اور اپنی ہی آگ میں جل نہ گئے یا اگر ایسا ہوا تو جو بچ گئے انہیں اسلام کے خدا، محمد ﷺ کے معبودِ حقیقی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔امّتِ مسلمہ میں چودھویں صدی میں تکفیر کا بازار گرم رہا، یہ سب ختم ہو جائے گا۔پندرہویں صدی اس کو ختم کر دے گی۔میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہی اللہ کا منشاء ہے۔فرقہ وارانہ تفریق مٹا دی جائے گی اور اسلام کی سچّی اور کامل صورت جن لوگوں کے پاس ہے ان کے جھنڈے تلے تمام فرقے جمع ہو جائیں گے۔اس وقت اس وقت محمد ﷺ کی روحانیت اپنے مہدی کی روحانیت کو جو آپ کے قدموں سے چمٹی ہوگی اٹھائیں گے، اسے بوسہ دیں گے اور کہیں گے کہ تیرے سپرد جو کام کیا تھا وہ تو نے کامیابی سے کر دیا، تیرے درجات کو خدا بلند کرے، ایک خدا ہوگا ہمارا اور ایک رسول محمد ﷺ ہونگے ہمارے (بقایا صفحہ 4 پر)

ار شا دسیّد نا حضر ت خلیفة المسیح الا و لؓ

اللہ تعالیٰ کو اپنا بناؤ

’’میں اپنے یقین اور تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا بناؤ۔ جب وہ ہمارا ہو جائے گا تو سب ہمارا ہی ہے اور وہ تقویٰ اور صرف تقویٰ سے اپنا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا ہو جائے تو تم تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ایسی دولت ہے کہ اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ہو اور وہ عظیم الشان ہو اس سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا...... جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جائے اسے کسی اور کی حاجت کیا!!!۔ پھر ہر شخص کو ضرورت ہے کہ اسے رزق ملے۔ اور وہ کھانے پینے، دوا و علاج اور تیمار دار اور غرض بہت ہی ضروریات کا محتاج ہے مگر اللہ تعالیٰ متقی کو بشارت دیتا ہے...... متقی کو اس طور پر رزق ملتا ہے جو اسے وہم و گمان ہی نہیں ہوتا۔ ہر انسان مشکلات میں پھنستا ہے اور ان سے نجات اور رہائی چاہتا ہے۔ متقی کو ایسی مشکلات سے وہ آپ نجات دیتا ہے۔ یہ متقی کی شان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ متقی کو آپ پڑھا دیتا ہے۔ اگر چہ ہمارے دوست ان معنوں کو پسند نہیں کرتے مگر میں نے غور کیا ہے تو یہ بالکل درست ہے...... پھر ہر قسم کے دُکھوں کو سُکھوں سے تقویٰ ہی بدل دیتا ہے۔۔۔ پھر جب متقی انسان ان ثمرات کو پاتا ہے تو میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ رزق کے لئے تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سکھ کی ضرورت ہے تقویٰ کرو۔ محبت چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو۔ تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ دُکھوں سے نکال کر سُکھوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ علومِ صحیحہ اس کے ذریعہ ملتے ہیں۔ میں نے اس بیماری میں بڑے بڑے تجربے کئے ہیں اور ان سب تجربوں کے بعد کہتا ہوں۔ اللہ کے ہو جاؤ۔ اللہ کے سِوا کوئی کسی کا نہیں‘‘۔ (خطبہ جمعہ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء)

تنظیم اور وحدت

’’آداب سیکھو، کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حبل اللہ کو اب مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کر دیا ہے پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔‘‘ (بدر ـ یکم فروری ۱۹۱۲ء)

’’تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے۔ اتفاق بڑی نعمت ہے اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دیدیا جو شیرازہ ءوحدت قائم رکھے جاتا ہے۔‘‘ (بدر ۲۴ اگست ۱۹۱۱ء)۔ ’’بم کے گولے اور زلزلہ سے بھی زیادہ خوفناک بات یہ ہے کہ تم میں وحدت نہ ہو‘‘۔ (بدر ا اکتوبر ۱۹۰۹ء)

’’اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ ابلیس نہ بنو‘‘۔ (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

دلائل الخیرات کا ورد

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ فرماتے ہیں۔

’’ایک روز ایک شخص نے سوال کیا کہ ’دلائل الخیرات کا ورد اور پڑھنا کیسا ہے؟

فرمایا’’ دلائل الخیرات میں جتنا وقت خرچ ہو اگر نماز اور قرآن شریف کی تلاوت میں خرچ ہو تو کتنا فائدہ ہوتا ہے۔ یہ کتابیں قرآن شریف اور نماز سے روک دیتی ہیں ۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام اور حکم ہے ۔ اور انسانوں کا بناوٹی وظیفہ ہے‘‘۔ فرمایا’’ قرآن شریف کی آیتوں اور سورتوں کا بھی لوگ وظیفہ کرتے ہیں اور یہ بدعت ہے اور نا سمجھی سے ایسا کرتے ہیں۔ قرآن شریف وظیفہ کے لئے نہیں ہے یہ عمل کرنے کے لئے اور اخلاق کو درست کرنے کے لئے ہے اگر آنحضرت ﷺ صحابہ کو تسبیح ہاتھ میں دے کر حجروں میں بٹھا دیتے تو دین ہم تک پہنچتا ؟ وہاں تو تلوار تھی اور جہاد تھا۔ اور آپؐ بار بار فرماتے تھے کہ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ سَيُوفِيْ یعنی جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ ہمارا زمانہ بھی منہاج نبوت کا زمانہ اور ہمارا طریق بھی منہاج نبوت کا طریق ہے آپ کو چاہیئے کہ حجروں کو آگ لگا دیں تسبیح ہاتھ سے پھینک دیں رنگے کپڑوں کو جلا کر راکھ کر دیں اور جہاد کے لئے اور دین کی حمایت کے لئے مال سے جان سے ہاتھ سے جس طرح سے ہو سکے کریں۔ جب جہاد سیفی جہاد تھا اور اب بھی ہے لیکن صورتِ جہاد بدل گئی ہے‘‘۔

(از تذکرۃ المہدی پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ 183)

ارشادات حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ

قدرتِ ثانیہ کا امتیازی نظام

قدرتِ ثانیہ کا نظام قیادت کے تمام نظاموں پر فوقیت رکھتا ہے اور اس میں خدا نے ایسی امتیازی علامتیں رکھ دی ہیں جو اسے دیگر تمام نظاموں سے برتری عطا کرتی ہیں۔

سیّدنا حضرت المصلح موعودؓ نے نظام خلافت کے سات اصولی امتیازات بیان فرمائے ہیں:

اول: انتخاب ۔۔ خلافت انتخابی ہے مگر انتخاب کے طریق کو جماعت مومنین پر چھوڑا گیا ہے۔

دوم: شریعت ۔۔ خلیفہ شریعت کا پابند ہے اور گویا اوپر کی جانب سے ایک دباؤ ہے۔

سوم: شوریٰ ۔۔ تمام اہم امور میں مشورہ لینا اور جہاں تک ہو سکے اس کے ماتحت چلنا بھی ضروری ہے یہ گویا نیچے کی طرف سے دباؤ ہے۔

چہارم: اندرونی اخلاقی دباؤ ۔۔ خلیفہ کے مذہبی رہنما ہونے کی وجہ سے اس کا وجود بھی اس پر نگران ہے اور دماغی اور شعوری دباؤ اسے صراطِ مستقیم پر قائم رکھتا ہے۔

پنجم: مساوات ۔۔ خلیفہ انسانی حقوق میں اپنے تمام متبعین کے مساوی ہے۔

ششم: عصمتِ صغریٰ ۔۔ خلیفہ مؤید من اللہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مدد اور نصرت سے نوازتا ہے اور دشمنوں پر فتح دیتا ہے۔

ہفتم: وہ سیاست سے بالاتر ہوتا ہے، اس کا کسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور انصاف سے فیصلے کرتا ہے،

(الفرقان ۔ جولائی ۵۸ء ص ۲)

’’تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو‘‘

’’میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو۔ اور خلافت کے کام کے لئے قربانیاں کرتے جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ قائم رہے گی۔ خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا نے دی ہی اسی لئے ہے تا وہ کہہ سکے کہ میں نے اسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا۔ اگر تم چاہتے تو یہ چیز تم میں قائم رہتی۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو اسے الہامی طور پر بھی قائم کر سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے یہ کہا کہ اگر تم خلافت کو قائم رکھنا چاہو گے تو میں بھی اسے قائم رکھوں گا۔ گویا اس نے تمہارے منہ سے کہلوانا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ اب اگر تم اپنا منہ بند کر لو یا خلافت کے انتخاب میں اہلیت مدِ نظر نہ رکھو تو تم اس نعمت کو کھو بیٹھو گے۔

پس مسلمانوں کی تباہی کے اسباب پر غور کرو اور اپنے آپ کو موت کا شکار ہونے سے بچاؤ۔ تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں اور تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم ۱۲۰)

پھر فرماتے ہیں۔

’’خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا‘‘۔ (الفضل ۲ مارچ ۱۹۴۶ء صفحہ ۳)

قبولیتِ دعا کی نعمت

’’تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ہے اور تمہاری محبت رکھنے والا اور تمہارے دکھ کو اپنا دُکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے...... تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور دعائیں کرنے والا ہے...... تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے‘‘ (برکاتِ خلافت)

عہد

حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہُ نے ۲۴ فروری ۱۹۶۰ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے تمام افراد کو کھڑا کر کے ان سے یہ عہد لیا تھا کہ

’’ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدو جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے‘‘۔

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء)

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی تبلیغی، ثقافتی سرگرمیاں

فرینکفرٹ

حلقہ گریس ھائم میں عید ملن پارٹی بہت جوش و خروش سے منائی گئی جس میں ۶۰ سے زائد مہمان شریک ہوئے ان مہمانوں میں جرمن، عربی، اٹالین، مراکش اور فرانسیسی اقوام سے تعلق رکھنے والے تھے سارے پروگرام کا جرمن ترجمہ ساتھ ساتھ ہوتا رہا بچیوں نے سات مختلف زبانوں میں well come پیش کیا اور love for all hatered for none کو بھی سات مختلف زبانوں پیش کیا گیا اس پروگرام میں حج، عیدالاضحیٰ اور قربانی کی بہت اچھے طریقے سے تفسیر بیان کی گئی. بہنوں کو تفریح کے لیے مختلف پروگرام مہیا کیے گئے مہندی لگانے کا مقابلہ کرایا گیا۔ ممبرات حلقہ نے بہت محنت سے ہال کی سجاوٹ کی اور پاکستانی بہترین کھانے پیش کیے جنہیں مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ ہال کی انچارج FrauEdling نے بہت تعاون کیا اور یہ پروگرام منعقد کرنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ الحمدللہ

حلقہ بونامیس نے بیت السبوح ایوان خدمت میں عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا۔ ہال کو سجایا اور مہمانوں کے لئے پاکستانی کھانے تیار کئے۔ روسی، جرمن، ترکی، افغانی، عربی، انڈین اور غیر احمدی پاکستانی خواتین اور بچوں سمیت 26 مہمان شامل ہوئے۔ پروگرام ساتھ ساتھ جرمن زبان میں ترجمہ کیا گیا، قربانی کی حقیقت، تکبیرات اور حج کے بارے مہمانوں کو معلومات دی گئیں۔ عربی مہمان خواتین نے ''**طلع البدر علینا**'' نظم پڑھی تو سب ساتھ شامل ہوئیں۔ پھر ہماری بچیوں نے ''**بلغ العلیٰ بکمالہ**'' نعت پیش کی تو سب نے بہت پسند کی۔ کیک کی سجاوٹ اور مہندی لگانے کا مقابلہ ہوا۔ دلچسپ کھیل بھی پیش کیا گیا اور انعام دئے گئے۔ بک سٹال سے مہمان خواتین لٹریچر بھی لیکر گئیں۔ اور خاطر تواضع سے بھی بہت خوش ہوئیں۔ الحمدللہ

حلقہ نور مسجد کی عید ملن پارٹی میں مختلف قومیتوں کی 25 مہمان خواتین شامل ہوئیں۔ پروگرام میں تلاوتِ قرآن کریم، حدیث اور نظم کے بعد ایک ڈرامہ ''عید قربان'' بچوں نے پیش کیا۔ جس کے تحت تمام معلومات دی گئیں۔ مربی سلسلہ جناب ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کی بیٹی نے سارا پروگرام پیش کیا جب مہمان خواتین کو پتہ چلا کہ یہ امام صاحب کی بیٹی ہیں تو خوشی اور حیرت کا اظہار کیا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ امام صاحب شادی نہیں کر سکتے، انکی تو بیوی اور بیٹی ہیں۔ اور بیٹی کتنی پُراعتماد ہے، ہمارے خیال میں تو یہ کمزور سی، ڈری ڈری اور سہمی ہوئی ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب کا آدھا گھر ہمارے استعمال میں تھا جو مہمان خواتین کے لئے تعجب کا باعث تھا کہ آپ انکی پرائیویٹ لائف کو ڈسٹرب کر رہی ہیں۔ ہمارے بتانے پر کہ یہ فیملی ہمیشہ بہت تعاون کرتی ہے اور یہ بھی قربانی کی ہی ایک مثال ہے۔ مہمان خواتین نے جرمن ترجمہ کے قرآن کریم اور لٹریچر بھی خریدا۔ دعوت طعام سے تمام مہمان بہت خوش ہوئے۔ تمام ممبرات نے بہت تعاون کیا۔ الحمدللہ

حلقہ فیشن ھائم کی لجنہ نے بھی عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا۔ دو غیر از جماعت انڈین خواتین شامل ہوئیں۔ ان کی خدمت میں تحائف پیش کئے گئے۔ کلوجمیاً کے تحت کھانا کھایا گیا اور ممبرات لطف اندوز ہوئیں۔

حلقہ ایشرز ھائم کی ممبرات نے بیت السبوح میں پارٹی منعقد کی۔ بہت اچھا پروگرام ہوا۔ مل جل کر کھانے کا اہتمام کیا گیا مگر مہمان خواتین نہ آسکیں۔ خدا تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور ہمیں تبلیغ اور خدمتِ دین کے مزید مواقع عطا فرمائے۔ آمین (رپورٹ امۃ الرقیب صاحبہ۔ لوکل صدر)

فرید برگ ویسٹ

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ۔ لوکل امارت کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس میں امارت کے پانچ حلقے شامل ہوئے۔ اس پروگرام میں تقاریر ''آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ، آپ ﷺ کا توکل علیٰ اللہ، آپ ﷺ کا دشمنوں سے حسنِ سلوک، اور آپ ﷺ کا بچوں سے پیار'' کے عنوانات سے بہت دلچسپ ایمان افروز واقعات سے پیش کی گئیں۔ لجنہ اور ناصرات نے ملکر قصیدہ اور نظمیں پڑھیں۔ وقف نو کے بچوں نے بھی نعتیں اور نظمیں سنائیں۔ دوران پروگرام درود شریف کا ورد جاری تھا۔ کوئیز پروگرام بھی ہوا جو بہت دلچسپ رہا۔ چار گھنٹے کاروائی جاری رہی جس کے بعد حاضرین میں سموسے اور مٹھائی پیش کی گئی۔ اس بابرکت پروگرام میں دو سو سے زائد لجنہ اور ناصرات شامل ہوئیں۔ دعا کے بعد یہ بابرکت پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ

جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم و حدیث نبویؐ سے ہوا۔ اس دن کا تعارف کروایا گیا اور امارت کے تمام حلقہ جات نے میں شمولیت کی۔ مضامین بعنوانات ''پیشگوئی مصلح موعودؓ حضرت مصلح موعود کا بچپن، تبلیغ کے بارے آپؓ کے ارشادات، قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات، عورتوں کے بارے ایک رویاء'' پڑھے گئے۔ کلام محمود سے نظمیں پیش کی گئیں۔ کوئیز پروگرام، اور مقابلہ بیت بازی ہوا جو بہت دلچسپ رہا۔ لجنہ و ناصرات کی حاضری خوش کن تھی۔ الحمدللہ۔ دعا کے بعد اس جلسہ کا اختتام ہوا۔ (الماس محمود صاحبہ۔ لوکل صدر)

کاسل سوڈ ھیسن نورڈ میں لجنہ اماء اللہ کے تحت کرسمس اور عید کے موقع پر مختلف ہسپتالوں میں تحفوں اور جماعتی معلومات پر مبنی flyer کی تقسیم کا پروگرام بنایا گیا۔ تحفوں کو بہت ہی خوبصورت انداز میں پیک کر کے پیش کیا گیا۔ ممبرات پہلی بار ایک خواتین کے ادارے میں گئیں جہاں تحفے اور flyer دیئے گئے۔ hautkranken klinikum میں بھی دورہ کیا گیا۔ Elizabeth krankenhaus کیتھولک ہسپتال میں ۱۰۰ تحفے دیئے گئے ان جگہوں پر زیادہ تر haut krebs اور جوڑوں کے بوڑھے مریض تھے ہم نے ان سب کو نئے سال اور کرسمس کی مبارکباد دی اور اپنی عید سے متعارف کرایا۔ مریضوں نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا بلکہ بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جن کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دیے گئے تحفوں کا بہت شکریہ ادا کیا. (رپورٹ۔ عتیقہ بٹ صاحبہ)

حلقہ گریس ہائم فرینکفرٹ کی خصوصی سرگرمیاں

stadt Frankfurt نے sozialstadt Nachbarschafthilfe کے تحت گریس ہائم کی صفائی کا پروگرام بنایا۔ اس میں چار ممبرات لجنہ اور تین بچوں نے حصہ لیا۔ ایک کثیر الاشاعت اخبار نے خبر شائع کی۔ جن لوگوں نے اس مہم میں حصہ لیا انہیں stadion کی سیر کروائی گئی جہاں Frankfurt Burgermeisterin سے ان کی ملاقات ہوئی اور سیکرٹری تبلیغ محترمہ روبینہ کوکب صاحبہ نے انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب پیش کی۔ Griesheim Kinderverein کے تحت ایک پروگرام میں مختلف لوگوں نے اسٹال لگائے۔ سیکرٹری تبلیغ نے بھی اسٹال لگایا۔ اس سے ہونے والی آمد Kinderverein Spende میں جمع کرائی گئی۔ اس ادارے والوں نے سیکرٹری تبلیغ کو Dankeschön Essen پر مدعو کیا۔ ہر دو عیدین پر عید ملن پارٹیز کا جوش خروش سے اہتمام کیا گیا۔ جن میں 75 مہمان شامل ہوئے۔ Stadt Bücherei Griesheim میں اسلامی کتب اور جرمن ترجمے کے ساتھ قرآن کریم رکھوائے گئے۔ Altenheim کا دورہ کیا گیا جس میں پانچ لجنہ، چار ناصرات اور ایک جرمن خاتون نے پھول اور پھلوں کی خوبصورت ٹوکریاں تیار کر کے بوڑھے لوگوں کو پیش کیں اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ الحمدللہ (رپورٹ صدر لجنہ۔ شہلا ناصر صاحبہ)

جماعت لمبرگ میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات کے خصوصی پروگرام

لجنہ ممبرات نے جرمن خواتین کی تنظیم کے ایک کلچر شو پروگرام میں شمولیت کی۔ جس میں ہر ایک اپنے ملک کا کلچر پیش کر رہا تھا۔ پاکستانی کلچر کی تمام اشیاء اکٹھی کی گئیں۔ اور سٹال پر سجائی گئیں۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے بینرز لگائے گئے جو ہر ایک کی توجہ کا مرکز بنے۔ مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے، جماعتی تعارف ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا اس تنظیم سے بہت اچھا رابطہ ہے۔

دورہ آلٹن ھائم۔ لجنہ اور ناصرات نے آلٹن ہائم کا دورہ کیا۔ اتفاق سے سب لوگ کھانے کی میز پر مل گئے۔ بڑے خوشگوار ماحول میں بات چیت ہوئی۔ پھر سب کو باہر لے گئے۔ کچھ کو وہیل چیئر سے اٹھا کر سہارے سے چلایا تو بڑے خوش ہوئے۔ پاکستانی کلچر اور پردہ کے بارے سوال کئے گئے۔ ایک بار پھر اسی آلٹن ہائم میں جانے کا موقع وہاں کی انتظامیہ کی دعوت پر ملا۔ انہیں پھول پیش کئے گئے اور ان بوڑھے لوگوں کی خوشی کی خاطر جرمن نظمیں سنائیں تو وہ خود بھی شامل ہوگئیں۔ اس طرح ان کی اداسی دور کرنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

تبلیغی سٹال Fraungruppe نے Altenflege اور Feuerwehr Caritas کے ساتھ مل کر فلو مارکیٹ کا پروگرام بنایا۔ اور ہمیں بھی تبلیغی سٹال لگانے کی دعوت دی۔ ہم نے پاکستانی کھانوں اور جماعتی کتب کا سٹال لگایا۔ لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

تربیتی کیمپ: اس کیمپ میں مختلف آئٹم رکھے گئے تھے۔ سوالات کے جوابات، سکول کے ساتھ ٹرپ پر جانا، نماز اور دعا کی اہمیت پر زور، قبولیت دعا کے واقعات، نظموں اور بیت بازی کا مقابلہ، مختلف کھیلیں اور کوئیز پروگرام وغیرہ۔ ممبرات نے بہت دلچسپی لی اور آئندہ بھی ایسے پروگرام کرتے رہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

تبلیغی نشست:۔ ایک پادری کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام کیا گیا۔ پادری کے ہمراہ اس کی بیوی اور ایک ایرانی عیسائی خاتون جو پہلے مسلمان تھی تشریف لائے۔ ہماری طرف سے دو لجنہ ممبرات اور ایک خادم موجود تھے۔ اس ملاقات کا مقصد ایک دوسرے کے خیالات کو جاننا اور بات چیت کے ذریعے غلط فہمیاں دور کرنا تھا۔ سوال و جواب ہوئے۔ بہت خوشگوار ماحول میں یہ گفتگو ہوئی۔ الحمدللہ

جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد۔

اس جلسہ کے دعوت نامے چھپوا کر تقسیم کئے گئے اور صرف خواتین کو مدعو کیا گیا۔ تقاریر اور تعارف کے لئے باقاعدہ تیاری کی گئی۔ اور بہت اچھے انداز میں سوالات کے جوابات دئے گئے اور آنحضرت ﷺ کی زندگی، آپ ﷺ کی رحم دلی، عورتوں کے حقوق کا آپ ﷺ کے ذریعے قائم ہونا، اور غیروں کی نظر میں آپ ﷺ کا مقام کے موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ الحمدللہ کہ سامعین نے یہ پروگرام بہت پسند کیا۔ آخر میں دعوت طعام دی گئی۔ جاتے ہوئے سب مہمانوں کو پھول پیش کرتے ہوئے کتاب Das Leben des Heiligen Propheten Mohammad بھی تحفہ دی گئی۔ (شاہدہ نصرت و مقصودہ عامر صاحبہ)

قارئین کرام! دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں تبلیغ کے میدان میں ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر ترقی عطا فرمائے۔ خدا کرے ہماری یہ سب دعوتیں اور اہتمام یہ تبلیغی کاوشیں خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں اور شامل ہونے والے تمام مہمان ان کے اصل مقاصد اور اہمیت کو سمجھیں اور خدائے واحد کی ذات پر مکمل یقین اور ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوتے ہوئے محمد ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام پر قائم ہونے والے ہوں اور آپ ﷺ کے موعود مہدی الزمان علیہ السلام کے قافلے میں شامل ہونے کی توفیق پانے والے ہوں۔ آمین

Vol.10 Monthly Khadija Germany Issue 3
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 069-5487662, Telefax:069-506886360, E-mail: khadijaakhbar@yahoo.com

محبت کے دعویدار

محبت کے دعویدار تو بہت ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا سچا محبّ وہی ہوتا ہے جس سے خدا تعالیٰ بھی محبت کرے اور پنے نشان اورسلوک سے ثابت کردے کہ وہ اس کا پیارا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے پیاروں کے ساتھ محبت کا اظہار کئی طور پر ہوتا ہے۔ مثلاً

نمبر1:۔ محبت بھرے خطابات سے
نمبر2:۔ اپنے اس بندے کی دعائیں بکثرت سننے اور اس کے خلاف کی جانے والی دعائیں رد کرنے سے
نمبر3:۔ اپنے پاک کلام کے سربستہ راز کھولنے اور اس کا خاص علم دینے سے
نمبر4:۔ اظہار علی الغیب سے
نمبر5:۔ اسے خارق عادت توکل عطا کرنے اور اس کا خاص طور پر متولّی ہو جانے سے
نمبر6:۔ اسے خارق عادت استقامت عطا کرنے اور اپنی پاک ذات کے ساتھ نہایت درجہ وفاداری کا تعلق بخشنے سے۔
نمبر7:۔ اس کے دل میں ہمدردی خلق کا مادہ بڑھا دینے سے
نمبر8:۔ اس کو نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق عطا کرنے سے
نمبر9:۔ اس کی باتوں میں ایک خاص تاثیر رکھ دینے اور اسے غیر معمولی جذب عطا کرنے سے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل اللہ قرار دے کر اور مہدی موعودؑ کے بارہ میں یہ بتا کر کہ وہ بھی ابراہیم وقت ہوں گے یعنی خلیل اللہ ہوں گے اور اس کے ساتھ اپنے دوستوں کے بارہ میں یہ بتا کر کہ ان کے دل میں اس کی محبت ڈالی جاتی ہے یہ اشارہ فرمایا کہ محبت الٰہی کی ساری علامتیں مہدی موعودؑ میں پائی جائیں گی اور جن جن طریقوں کے ساتھ وہ اپنے سچے دوستوں کے ساتھ اظہار محبت کیا کرتا ہے ان سب طریقوں سے وہ اس کے ساتھ اظہارِ محبت فرمائے گا۔

(از ذکر المہدی فی القرآن صفحہ ۴۷)

(بقایا از صفحہ 1) ایک شریعت ہوگی ہماری اور ایک قرآن۔ وہ عظیم کتاب کہ ہر نسل جو اپنے مسائل لے کے اس دنیا میں پیدا ہوگی ہر نسل کا استقبال قرآن کرے گا، کہے گا میں یہاں موجود ہوں تمہارے مسائل کو حل کرنے کے لئے۔ اس کی عظمت کو پہچاننے والے لاکھوں موجود ہونگے، مایوس کوئی نہیں ہوگا۔ مسائل پیدا ہونگے مگر حل کر دئے جائیں گے تکلیفیں اور پریشانیاں جز و لاینفک ہیں مگر جلد انہیں دور کر دیا جائے گا

۔محمّد ﷺ کا عظیم اعلان قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ہے (الکھف آیت:۱۱۱) کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا نہیں رہے گا۔ سارے ہی سارے ایک سطح پر محمّد ﷺ کے قدموں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہونگے۔ تکبّر کا سر توڑ دیا جائے گا۔ عاجزی، انکساری اور باہمی اخوت و پیار اس کی جگہ لے لے گا۔ لڑائیاں، جھگڑے، عداوتیں اور رنجشیں دفن کر دی جائیں گی اور امّتِ مسلمہ پھر سے ایک ایسی بنیانٌ مرصُوص بن جائے گی کہ اس پر شیطان کا ہر وار ناکام ہو جائے گا۔ صرف، صرف اور صرف ایک اسوہ ہونگے ہمارے لئے محمّد ﷺ۔ صرف ایک مفسّرِ اسوہء رسول (ﷺ) ہوگا۔

"مہدی ہمارا" (علیہ السلام) اور ساری دنیا امّتِ واحدہ بن جائے گی جیسا کہ قرآن کریم نے وعدہ دیا ہے قرآن کریم کی عظمت کو پہچانو خدا کا کلام ہے یہ جس کے ہاتھ میں ساری قدرتیں ہیں اس نے کہا ہے کہ ایسا ہوگا اور محمّد ﷺ نے فرمایا کہ پندرہویں صدی میں ایسا ہوگا اور آپؐ کے روحانی فرزند نے اس کی منادی کی کہ نوع انسانی پندرہویں صدی میں امّتِ واحدہ بن جائے گی مگر اس کے لئے مجھے اور آپ کو خدا کے حضور قربانیاں پیش کرنی پڑیں گی۔

آؤ آج یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ تمام بشارتیں جن کا تعلق پندرہویں صدی کے ساتھ ہے (اور وہ عظیم بشارتیں ہیں) ان کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ جس قربانی کا بھی مطالبہ کرے گا ہم اس کے حضور نہیں کہیں گے کہ جا تُو اور تیرا خدا جا کر لڑو۔ ہر قربانی جو مانگی جائے گی، جان کی قربانی، مال کی قربانی، اوقات کی قربانی، صحت کی قربانی، جس قسم کی بھی قربانی ہمارا خدا ہمارا پیارا محمّد (ﷺ) نئے سِرے سے ہمیں زندہ کرنے والا محمّدؐ کا محبوب ہمارا مہدی (علیہ السلام) ہم سے مانگیں گے ہم پیش کر دیں گے۔ زندہ خدا سے زندہ تعلق۔ محمّدؐ کے روحانی فیوض، محمّدؐ کا محبوب ہمارا مہدی۔

چودہویں صدی نے تو ہمیں دنیا جہان کے خزانے دے دیئے ہیں۔ پندرہویں صدی میں دنیا جہان کے ان خزانوں کو دنیا میں لٹا کر ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے تا کہ کوئی ہمیں کنجوس نہ کہے کہ خزانے ملے تھے اور ہم نے بانٹ کر نہیں کھائے۔ ہم سارے انسانوں کے گھروں تک، ان کے دلوں تک، ان کے ذہنوں تک رحمتوں کے، برکتوں کے، فضلوں کے، خدا کی رضا کے وہ خزانے پہنچائیں گے۔ یہ ہمارا عزم ہے آج۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پورا کرنے کی ہمیں توفیق عطا کرے۔ آمین "

(از اخبارِ احمدیہ جولائی اگست ۱۹۹۰ء)

فدائیانِ مصطفٰےؐ کا نام بھی ہمیں ملے

خدا کرے کہ صحبتِ امام بھی ہمیں ملے
یہ نعمتِ خلافتِ مدام بھی ہمیں ملے

خدا کرے اطاعتِ امام ہم بھی کر سکیں
خدا کرے یہ معرفت کا جام بھی ہمیں ملے

خدا کرے کہ عشقِ مصطفٰےؐ ہمارے دل میں ہو
رضائے حق کی مسندِ کرام بھی ہمیں ملے

ہوں اُس کی بزمِ ناز کی جو صحبتیں نصیب میں
تو اُسکی رہ میں طاقتِ خرام بھی ہمیں ملے

عروجِ آدمی کی ساری رفعتیں نصیب ہوں
تو قدسیوں کی بزم کا سلام بھی ہمیں ملے

خدا کرے ہمارا بخت نارسا نہ ہو کبھی
خدا کرے سروش کا پیغام بھی ہمیں ملے

خدا کرے کہ ہم جہاں کو کرب سے نجات دیں
فلاحِ خلق کا یہ اذنِ عام بھی ہمیں ملے

خدا کی بارگاہ میں ہر ایک شب گداز ہو
حسین صبح، مسکراتی شام بھی ہمیں ملے

خدا کرے سجود کا سرور بھی نصیب ہو
خدا کرے کہ لذتِ قیام بھی ہمیں ملے

کشادگی دل و نگاہ و فکر کی نصیب ہو
خدا کرے بلاغتِ کلام بھی ہمیں ملے

علومِ دینوی کا ہو فروغ اپنی ذات سے
تو دین کی اشاعتوں کا کام بھی ہمیں ملے

ہمیں عطا ہو کاش بحرِ علم کی شناوری
عمل کی رہ میں شہرتِ دوام بھی ہمیں ملے

ہمارے ہر عمل میں عکس ہو مسیحِ پاک کا
فدائیانِ مصطفٰےؐ کا نام بھی ہمیں ملے

وجاہتیں ہوں دہر کی ہمارے آگے سرنگوں
تو خادمانِ دین کا مقام بھی ہمیں ملے

خدا کرے جہاں کی ساری نعمتیں نصیب ہوں
خدا کرے کہ جنتِ مدام بھی ہمیں ملے

خدا کرے ہمارے دل میں اب لگن ہی اور ہو
خدا کرے کہ اب ہمارا بانکپن ہی اور ہو

(محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ)